احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار 11 اگست 2003ء

روزنامہ الفضل
ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 11 اگست 2003ء 12 جمادی الثانی 1424 ہجری - 11 ظہور 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 180

## زینت کا بے محل اظہار

حضرت میمونہ بنت سعدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

اپنی زینت کا بے محل اور نامناسب مقام پر اظہار کرنے والی کی مثال قیامت کے دن اس اندھیرے کی ہے جس کے ساتھ کوئی نور نہ ہوگا۔

(جامع ترمذی کتاب الرضاع باب فی کراھیة خروج النساء، حدیث نمبر 1087)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2003ء کے تیسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کا اختتامی خطاب 27 جولائی 2003ء

# ہر قسم کے گناہ بخشے جائیں گے لیکن شرک کو خدا تعالیٰ نہیں بخشے گا

## جہاں عورتوں کو پردہ کا حکم ہے مردوں کو بھی ویسا ہی غض بصر کا تاکیدی حکم ہے

### شرائط بیعت رقم فرمودہ حضرت مسیح موعود میں سے بعض کی تفصیلی تشریح

﴿قسط دوم﴾

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

شرط اول

### شرک سے اجتناب

حضور انور نے فرمایا جو دس شرائط بیعت ہیں اب میں ان میں سے چند کو تفصیل سے بیان کروں گا۔ شرائط بیعت میں شرط اوّل یہ ہے کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ نساء آیت 49 میں فرماتا ہے کہ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افتراء کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ ہر قسم کے گناہ کی مغفرت ہوگی مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا پس شرک کے نزدیک مت جاؤ اور اس کو حرمت کا درخت سمجھو۔ پھر فرمایا یہاں شرک سے صرف یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جائے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور موجودات دنیا پر زور دیا جاوے اسی کا نام شرک ہے۔

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔ عبادہ نے شداد بن اوسؓ کے بارے میں بتایا کہ وہ رو رہے تھے انہیں پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں اس پر انہوں نے کہا مجھے ایک ایسی چیز یاد آ رہی تھی جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس پر مجھے رونا آ گیا۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا تھا، آپؐ نے فرمایا میں اپنی امت کے بارے میں شرک اور مختلف خواہشوں سے ڈرتا ہوں، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک میں مبتلا ہو جائے گی۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا ہاں، البتہ میری امت شمس و قمر بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کرے گی مگر اپنے اعمال میں یہ ریاء سے کام لیں گے اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہو جائیں گے، اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کی کوئی خواہش حارج ہوگی تو وہ روزہ ترک کر کے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا۔

### حقیقی توحید کا اقرار

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے، یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو، منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی رازق نہ ماننا، کوئی مددگار قرار نہ دینا اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا، اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا، اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے کسی اسم کسی فعل یا کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا یہ شرک ہے اور تمام بھلے کام اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرے اس کا نام عبادت ہے لوگ مانتے ہیں کہ کوئی خالق خدا تعالیٰ کے سوا نہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ موت اور حیات خدا تعالیٰ کے ہی ہاتھ میں ہے یہ مان کر بھی دوسرے کے لئے سجدہ کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور طواف کرتے ہیں عبادت الٰہی کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے روزوں کو چھوڑ کر دوسروں کے روزے رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی نمازوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں اور ان کے لئے زکوتیں دیتے ہیں۔ ان اوہام باطلہ کی بیخ کنی کے لئے

باقی صفحہ 2 پر

## خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

## میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل وانعامی سکالرشپ 2003ء

انٹرمیڈیٹ کے امتحان 2003ء میں (تینوں گروپس میں 1۔ پری میڈیکل گروپ 2۔ پری انجینئرنگ گروپ 3۔ جنرل گروپ) اپنے اپنے گروپ میں پاکستان بھر میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے والے طالب علم/طالبہ کے لئے میاں صدیق بانی گولڈ میڈل اور مبلغ 25,000 روپے نقد سکالرشپ دیئے جانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس انعامی مقابلہ کیلئے مندرجہ ذیل میرٹ سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء و طالبات درخواست دینے کے اہل ہونگے۔

1۔ پری میڈیکل گروپ۔ 838
2۔ پری انجینئرنگ گروپ۔ 873
3۔ جنرل گروپ۔ 818

باقی قواعد حسب سابق ہونگے۔ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم درخواست، سند اور مارکس شیٹ کی نقل مکرم امیر صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال کی جائے۔ واضح ہو کہ اس اعلان کا اطلاق صرف 2003ء کے امتحان پر ہوگا اس سے پہلے کا کوئی کیس اس مقابلہ میں شامل نہ ہو سکے گا۔

(نظارت تعلیم)

## ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 17 اگست 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔

ضرورت مند احباب پرچی روم سے رابطہ کر کے اپنی پرچی بنوالیں۔ اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# تاریخ احمدیت

## منزل بہ منزل

## دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

مرتبہ ابن رشید

### 1998ء ①

| | | |
|---|---|---|
| یکم | جنوری | 1993ء سے شروع ہونے والے عالمی درس القرآن کا ساتواں سال۔ درس 31 دسمبر 97ء کو سورۃ نساء کی آیت 48 سے شروع ہوا اور 29 جنوری 98ء کو سورۃ نساء آیت 70 تک مکمل ہوا۔ آخر پر عالمی اجتماعی دعا۔ |
| یکم | جنوری | نئے سال کے آغاز پر خدام الاحمدیہ جرمنی کے تحت 200 مجالس میں منظم وقار عمل۔ |
| 2 | جنوری | حضور نے وقف جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور یہ ہدایت دی کہ ہر جماعت میں سیکرٹری وقف جدید برائے نومبائعین کا تقرر کیا جائے |
| 25 تا 31 | جنوری | خدام الاحمدیہ پاکستان نے ہفتہ خدمت خلق کے دوران 5827 خاندانوں کو قریباً 4 لاکھ روپے کی امداد فراہم کی۔ |
| 30 | جنوری | اسلام آباد میں نماز عید الفطر۔ چھ ہزار مرد وزن کی شرکت۔ |
| 4 | فروری | رمضان کے بعد ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 226 کا آغاز جو 16 دسمبر کو رمضان سے پہلے کلاس نمبر 295 تک پہنچ گیا۔ امسال 69 کلاسیں منعقد ہوئیں۔ |
| 8 | فروری | میاں محمد اکبر اقبال صاحب یوگنڈا میں شہید ہو گئے۔ |
| 27 فروری تا یکم مارچ | | خدام الاحمدیہ پاکستان کی آٹھویں سالانہ کھیلیں 9 علاقوں سے 650 کھلاڑیوں کی شمولیت۔ |
| 11 | مارچ | وقف نو لینگویج انسٹی ٹیوٹ دار الرحمت وسطی ربوہ کا افتتاح۔ |
| 20 تا 22 | مارچ | گنی بساؤ کا پہلا سہ روزہ جلسہ سالانہ 86 جماعتوں کے 2 ہزار افراد کی شرکت۔ بیت النصر کا افتتاح یہ جماعت کی پہلی تعمیر کردہ بیت الذکر ہے۔ اس سے پہلے بہت سی بنی بنائی بیوت الذکر ملی تھیں۔ |
| 23 | مارچ | بیت المہدی ربوہ میں بم دھماکہ کے بعد تعمیر نو کا افتتاح ہوا۔ |
| 23 | مارچ | سالانہ سپورٹس مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ۔ |
| 23 تا 29 | مارچ | جماعت احمدیہ جرمنی کا ہفتہ مسیح موعود۔ |
| 24 | مارچ | محمود ہال لندن میں بنگالی احباب کے ساتھ حضور کی مجلس سوال و جواب۔ |
| 25 | مارچ | اخبارات میں پروپیگنڈہ کیا گیا تھا کہ احمدیوں نے مردم شماری کے دوران اپنا موقف تبدیل کر لیا ہے۔ حضور نے اس کے جواب میں الفضل میں ایک پرشوکت بیان شائع فرمایا۔ |
| 27 تا 29 | مارچ | جماعت پاکستان کی 79 ویں مجلس مشاورت۔ |
| 30 | مارچ | انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز کا ربوہ میں سالانہ کنونشن |
| 5 | اپریل | تیمنم میں پہلا سیمینار برائے دعوت الی اللہ۔ |
| 10 | اپریل | حضور کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر اہل ربوہ کے لئے وسیع دعوت طعام۔ |
| 10 | اپریل | حضور ہالینڈ تشریف لائے۔ |
| 11 تا 13 | اپریل | ہالینڈ کا 19 واں جلسہ سالانہ۔ حضور کے خطابات کل حاضری 753 تھی۔ |

بقیہ صفحہ 1

خدا تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو مبعوث فرمایا۔

دوسری شرط بیعت

## برائیوں سے اجتناب

حضور انور نے فرمایا شرائط بیعت میں دوسری شرط یہ ہے کہ جھوٹ، زنا، بدنظری، ہر ایک فسق و فجور، ظلم، خیانت، فساد، بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا اس ایک شرط میں نو قسم کی برائیاں بیان کی گئی ہیں۔ کہ ہر بیعت کرنے والے کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے ان برائیوں سے بچنا ہے اصل میں تو سب سے بڑی برائی جھوٹ ہے۔ جب کسی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت کریں جس پر میں عمل کر سکوں کیونکہ میرے اندر بہت سی برائیاں ہیں اور تمام برائیاں میں چھوڑ نہیں سکتا۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ عہد کرو کہ ہمیشہ سچ بولو گے اور کبھی جھوٹ نہیں بولو گے، اس وجہ سے ایک ایک کر کے اس کی تمام برائیاں چھوٹ گئیں کیونکہ جب بھی اس کو کسی برائی کا خیال آتا اور ساتھ ہی جب یہ خیال آتا کہ اگر پکڑا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوں گا جن سے جھوٹ نہ بولنے کا وعدہ کیا ہے سچ بولا تو شرمندگی ہوگی اور سزا ملے گی، تو اس طرح آہستہ آہستہ کر کے تمام برائیاں اس کی ختم ہو گئیں۔ حضور انور نے فرمایا اصل میں تو جھوٹ ہی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

## جھوٹ رجس اور نفاق ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے، خبردار! خالص دین ہی اللہ کے شایان شان ہے اور وہ لوگ جنہوں نے اس کے سوا دوست اپنا لئے ہیں کہتے ہیں کہ ہم اس مقصد کے سوا کوئی عبادت نہیں کرتے کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کرتے ہوئے قرب کے اونچے مقام تک پہنچا دیں یقیناً اللہ ان کے درمیان اس کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اللہ ہرگز اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور سخت ناشکرا ہو۔ مسلم کی ایک حدیث ہے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار باتیں ایسی ہیں جو جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک بات پائی جائے اس میں نفاق کی ایک خصلت پائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

1۔ جب وہ گفتگو کرتا ہے تو کذب بیانی سے کام لیتا ہے۔

2۔ جب معاہدہ کرتا ہے تو غداری کا مرتکب ہوتا ہے۔

3۔ جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔

4۔ جب جھگڑتا ہے تو گالی گلوچ سے کام لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں قرآن کریم میں بھی جھوٹ کو نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ فاجتنبوا الرجس ...... دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے جیسے بت کے نیچے کوئی حقیقت نہیں ہوتی اسی طرح جھوٹ کے نیچے بجز ملمع سازی کے اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہو جاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔ اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جائے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا مدت تک ریاضت کرتے ہیں تب جا کر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔

## غض بصر کا حکم

حضرت ابوسعید روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو، انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں راستوں میں مجلسیں لگانے کے سوا چارہ نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا راستے کا حق ادا کرو، انہوں نے عرض کی اس کا کیا حق ہے آپ نے فرمایا ہر آنے جانے والے کو سلام کا جواب دو، غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی رہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں دین نے حیا کے احکام مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے لازم کئے ہیں، پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غض بصر کا۔ خدا کے احکام کے مقابلے میں اپنی عادات، رسم و رواج کو ترک کرنا وغیرہ ایسی پابندیاں ہیں جن سے دین کا دروازہ نہایت ہی تنگ ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک شخص اس دروازے میں سے داخل نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہئے یہ خدا تعالیٰ کا دستور ہے کہ جب ایک قوم فاسق فاجر ہوتی ہے تو اس پر ایک اور قوم مسلط کر دیتا ہے۔ پھر فرمایا ظالم فاسق کی دعا قبول نہیں ہوا کرتی کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ ہے۔ اور خدا تعالیٰ بھی اس سے لاپرواہ ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تمہارے پاس کوئی چیز امانت کے طور پر رکھتا ہے اس کی امانت اسے لوٹا دو اور اس شخص سے ہرگز خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آ چکا ہو۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس، مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

# پاکستان، دیگر اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے لئے

# محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی بے لوث خدمات پر شاندار خراج تحسین

### اسلامی ممالک کیلئے کامن ویلتھ کا خیال، پاکستان میں ریسرچ کی تمنا اور بین الاقوامی حلقوں میں اپنے وطن کی پذیرائی

(قسط سوم آخر)

محترم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

## جناب عبدالعزیز خالد

ملک کی معروف ادبی وعلمی شخصیت جناب عبدالعزیز خالد کے مضمون ''وطن میں اجنبی'' سے یہ حصہ ملاحظہ فرمایئے

''علامہ مشرقی کے بعد یہ غالباً دوسرے نابغۂ روزگار سائنسدان ہیں جن کا قرآن سے شغف عشق کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ پچھلے دنوں ان کے مضامین کا مجموعہ ''ارمان اور حقیقت'' دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اپنے مضامین میں بار بار یہ صاحب دل شخص عالم اسلام خصوصاً ارض

پاکستان کی سائنسی علوم ومعارف سے بے اعتنائی ومحرومی پر رنجیدہ اور دلگرفتہ نظر آتا ہے۔ وہ بار بار مسلمانوں کی ذہنی پسماندگی پر آنسو بہاتا ہے۔ انہیں ان کے اسلاف کے علمی کارناموں کی یاد دلاتا ہے جنہوں نے یورپ کو اس کی گہری نیند سے جگایا اور احیائے علوم کے دور کا آغاز کیا مگر تاسف سے کہتا ہے کہ بیدار بخت دوسروں کو جگا کر خود خواب غفلت میں کھو گئے اور ایسے کھوئے کہ ابھی تک غنودگی کے عالم میں ہیں''

(مضمون مطبوعہ روزنامہ پاکستان مورخہ 5 دسمبر 1996ء)

## جناب ڈاکٹر انور سدید

آج کل ''نوائے وقت'' کے باقاعدہ لکھاری اور تبصرہ نگار ڈاکٹر انور سدید کا ایک مضمون ''ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر خدا سے دعا'' روزنامہ 'خبریں' مورخہ 27 نومبر 1996ء میں شائع ہوا تھا اس کا ایک تفصیلی اقتباس پیش خدمت ہے۔

''جمعرات 21 نومبر 1996ء کو سائنس کی دنیا سے وہ شخص رحلت کر گیا جس نے نظریہ اضافیت کے خالق آئن سٹائن کی فزکس کی دریافتوں میں توسیع کی اور ''یونیفیکیشن آف فورسز'' کا نظریہ پیش کر کے 1979ء میں نوبیل انعام حاصل کیا تھا۔ یہ ڈاکٹر عبدالسلام تھے............ ڈاکٹر عبدالسلام 29 جنوری 1926ء کو پیدا ہوئے۔ ان کے والد جھنگ میں ایک معمولی کلرک تھے۔ اس دور میں بجلی کے قمقمے صرف لاہور جیسے بڑے شہروں کو منور کرتے تھے۔ عبدالسلام مٹی کے تیل کے چراغ پر اپنی نصابی کتب پڑھتے لیکن اس غریب طالب علم کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے میٹرک سے لے کر ایم اے تک جو امتحان بھی دیا اس میں نہ صرف کامیابی حاصل کی بلکہ سابقہ ریکارڈ توڑ کر نئے ریکارڈ قائم کئے............ 10 دسمبر 1979ء کو جب انہیں نوبیل انعام دیا گیا تو انہیں ایک عالمی شہرت کے پاکستانی سائنسدان کی حیثیت مل چکی تھی لیکن ان کے اندر کا انسان مطمئن نہیں تھا۔ انہیں یہ فکر کھائے جا رہا تھا کہ ان کا ملک تیسری دنیا کا پسماندہ ملک تھا۔ چنانچہ جب صدر ایوب نے 1960ء میں انہیں اپنا سائنسی مشیر مقرر کیا تو انہوں نے اس سے انکار نہ کیا اور پاکستان کے اٹامک انرجی کمیشن، کراچی نیوکلیئر پلانٹ اور اپلائیڈ فزکس کے متعدد اداروں کی تعمیر وتشکیل میں معاونت کی............ ان کی دریافتوں سے سائنسی دنیا کے نقشے میں پاکستان کا نام منور ہوا ہے اسے سربلندی ملی ہے۔ میں یہ بات اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ ایک طرف پاکستان کرپشن کی افراط کی وجہ سے پوری دنیا میں جس ذلت اور بدنامی کا شکار ہے اور اب ہمارے سیاستدان اور بیوروکریٹ احتساب کا سامنا کرنے والے ہیں، لیکن دوسری طرف ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان کو اپنی سائنسی دریافتوں سے باعزت اور باوقار بنا دیا۔ جب یہاں لوگ مال بنانے میں مصروف تھے تو ڈاکٹر عبدالسلام نے اپنے عالمی ایوارڈوں سے حاصل ہونے والی ساری دولت عوام کے لئے وقف کر دی اور عالمی سطح کے سائنسی ادارے قائم کئے............ حکومت نے انہیں حسن کارکردگی کا تمغہ، نشان امتیاز اور ستارہ پاکستان کے اعزازات پیش کئے۔ ایک عالم نے ان کو تحسین سے نوازا۔ خدا نے ان پر سائنس کی بشارتیں اتاریں۔ ان بشارتوں کی صداقت تجربے سے ثابت ہوئی۔ سائنسی صداقتوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر میرے دل سے دعا نکل رہی ہے کہ 'اے خدا' سائنسی علوم کے چند زاویے ہم جیسے گنہگار مسلمانوں پر بھی منکشف فرما۔ اے خدا، ہمیں معصیت کے اس سمندر سے نکال۔ اے خدا اپنا ابر کرم ہم پر بھی برسا، اس شوریدہ زمین سے کوئی ابن سینا، کوئی ابن رشد پیدا کر............ اے خدا............ اے خدا!!!''

## قومی اخبارات کے چشم کشا اداریے

انگریزی اخبار ''فرنٹیئر پوسٹ'' نے مورخہ 23 نومبر 1996ء کو ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات (21 نومبر 1996ء) پر ایک مفصل وموثر اداریہ تحریر کیا کہ:

''ان کی وفات کا مطلب ہے پاکستان کا سائنسی لحاظ سے ناقابل تلافی نقصان۔ بلکہ درحقیقت یہ ساری اسلامی دنیا کا سائنسی لحاظ سے ایسا نقصان ہے جو پورا نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ واحد سائنسدان تھے جن کا طبیعات کے میدان میں خدمات کی وجہ سے زبردست احترام کیا جاتا تھا۔ بہت سے عظیم انسانوں کی طرح ڈاکٹر سلام کی زندگی سادگی کا مظہر تھی۔ انہوں نے اپنے آپ کو سائنس خاص طور پر طبیعات کے لئے پوری طرح وقف کر رکھا تھا۔ انہیں کسی اور چیز سے واسطہ نہ تھا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ انہیں ایک اور چیز سے بھی محبت تھی۔ پاکستان سے!! لیکن اپنی ساری زندگی کے آخری حصہ میں انہیں یہ غم بے چین رکھتا تھا کہ انہیں اپنے ہم وطنوں کی طرف سے ویسی توقیر اور قدر افزائی حاصل نہیں ہو سکی، اس وجہ سے کہ وہ احمدی تھے۔ پاکستان کے علماء ان کی غیر معمولی کامیابیوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کوئی قوم کس حد تک احسان فراموش ہو سکتی ہے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ ان کی شدت علالت کا عام طور پر لوگوں کو علم ہی نہیں تھا۔ ڈاکٹر سلام سپارکو، جو کہ خلا کے متعلق تحقیق کرنے والا پاکستان کا واحد ادارہ ہے، کے بانی چیئرمین تھے۔ وہ ساٹھ کی دھائی میں صدر پاکستان کے سائنسی مشیر اعلیٰ کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ یہ کیسی ستم ظریفی ہے کہ ہم قومی تعلیمی پالیسی کی منصوبہ بندی کے سلسلہ میں ان کی مدد اور رہنمائی کے تو خواہاں رہے (جس سے انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا) لیکن دوسرے مشاہیر کی طرح ان کی عزت افزائی نہیں کی۔ روشن خیال لوگوں کے لئے ڈاکٹر سلام کی یوں بے دخلی بہت تکلیف دہ تھی۔ یہ تو ان کی عظمت کا معیار ہے کہ مذہبی عناصر کی اشتعال انگیزی کے باوجود انہوں نے پاکستان کے نوجوان سائنسدانوں کے اخراجات برداشت کرنے اور سرپرستی کرنے کا عمل جاری رکھا''

(''فرنٹیئر پوسٹ'' مورخہ 23 نومبر 1996ء)

## دی نیشن کا اداریہ

ادارہ ''نوائے وقت'' کا انگریزی اخبار 'دی نیشن' اپنے ایک اداریہ میں لکھتا ہے:

''ستر برس کی عمر میں ڈاکٹر سلام کی وفات کے باعث دنیا ہمارے وقت کے ایک ایسے بلند پایہ سائنسدان سے محروم ہو گئی ہے جس کے طبیعات کے میدان میں زندگی بھر کے کام نے سائنسی ترقی میں زبردست اضافہ کیا ہے۔ انہیں ان کے یونیفیکیشن نظریہ کے باعث، جس کے نتیجہ میں انہیں 1979ء میں طبیعات کا نوبیل پرائز ملا اور پاکستان میں سائنسی ترقی کے مقصد کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دینے کی وجہ سے ہمیشہ یاد رکھا جائے گا............ اگرچہ ہم نے پاکستان کے لئے ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کو سب سے بڑا سول اعزاز، نشان امتیاز دے کر بحیثیت قوم ان کا قرض اتار دیا ہے۔ لیکن ہم انہیں وہ انعام نہیں دے سکے جس کی انہیں سب سے زیادہ تمنا تھی۔ یہ کہ پاکستان میں ریسرچ کے ادارے قائم کئے جائیں جہاں پر وہ کام کر سکتے اور اس طرح اپنے آبائی وطن میں قیام کر سکتے۔ جس کے ساتھ انہیں والہانہ محبت تھی............ نہ صرف پاکستان بلکہ تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کے لئے ان کی فکر وتشویش کا اظہار اس بات سے ہوتا ہے کہ انہوں نے 1983ء میں سائنس اکیڈمی برائے تیسری دنیا کی بنیاد ڈالی۔ اس مقصد کے لئے وہ کئی بار پاکستان آئے اور ہر دفعہ یہاں لمبا قیام کیا اور مختلف حکومتوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہے کہ وہ سائنس کی اہمیت کا احساس کرتے ہوئے ملک میں سائنسی تحقیق کے اداروں کے لئے زیادہ رقم مختص کریں لیکن لگتا ہے کہ یہ سماجتیں سنی ان سنی کر دی گئیں اور زبانی یقین دہانیوں کے باوجود کبھی بھی کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا۔

(''دی نیشن'' مورخہ 24 نومبر 1996ء)

## ڈیلی ڈان

ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

جو چیز انہیں اپنے ہمعصروں سے ممتاز کرتی تھی وہ ان کا انسانیت کے لئے گہرا احساس تھا جس کی بہترین

مثال عمر خیام کے ان اشعار میں ملتی ہے جن کو ڈاکٹر صاحب بڑے شوق سے پیش کیا کرتے تھے۔

''اے محبت! کیا تو اور میں تقدیر کے ساتھ سازش کر کے اس دکھ بھری صورت حال کے تانے بانے کو مکمل طور پر اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتے تا کہ ہم اس سب کو ریزہ ریزہ کر دیں اور پھر اپنے دل کی خواہش کے مطابق اس کی از سر نو تشکیل کریں''۔ ان کا ٹریسٹے کا مرکز اور پاکستان میں سائنسی علم کو فروغ دینے کے لئے مختلف حیثیتوں میں کام کرنے پر آمادگی اور مستعدی اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ وہ بہتر قسم کی نئی دنیا تخلیق کرنے میں دلچسپی رکھتے تھے............ یہ امر ہمیشہ کے لئے شرم کا باعث ہوگا کہ ان کی اپنی مادر علمی یعنی پنجاب یونیورسٹی کبھی اتنی جرأت پیدا نہ کر سکی کہ وہ ڈاکٹر سلام کی غیر معمولی کامیابی کو شایان شان طریقہ سے سراہ سکے۔ حالانکہ دنیا بھر کی یونیورسٹیاں ان کو تکریم پیش کرنے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتی تھیں''

(اداریہ 'ڈان' 96-11-22)

## اہم شخصیات کا خراج تحسین

سابق صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری اور نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے بین الاقوامی شہرت یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کے انتقال پر گہرے دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملک وقوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا.........صدر نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کے انتقال سے جو خلا پیدا ہوا ہے وہ آسانی پر نہیں کیا جا سکے گا۔ صدر نے اپنے پیغام میں کہا کہ ڈاکٹر عبدالسلام بیرونی دنیا میں پاکستان کے سفیر کی حیثیت رکھتے تھے اور وہ واحد پاکستانی ہیں جنہوں نے اپنی صلاحیتوں سے نوبیل انعام حاصل کیا''

(نوائے وقت مورخہ 96-11-22)

☆ سابق نگران وزیر اعظم کا شاندار بیان

''نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے ان گرانقدر خدمات پر خراج تحسین پیش کیا جو ڈاکٹر عبدالسلام نے سائنس کے میدان میں انجام دیں۔ ایک تعزیتی پیغام میں وزیر اعظم نے پروفیسر عبدالسلام کی افسوسناک وفات پر گہرے غم اور رنج کا اظہار کیا ہے۔ ان کی خدمات نہ صرف ان کے نوبیل پرائز جیتنے کا باعث بنیں بلکہ ان سے بین الاقوامی حلقوں میں پاکستان کو فخر اور تحسین حاصل ہوئی''

('فرنٹیئر پوسٹ' مورخہ 96-11-26)

## پنجاب یونیورسٹی شعبہ طبیعات

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ طبیعات نے ان (ڈاکٹر عبدالسلام) کی وفات کی خبر ملنے کے کوئی دو گھنٹے بعد ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا۔ اس میں اس شعبہ کے بہت سے اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے اور اجلاس سے پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم، ڈاکٹر مجاہد کامران اور ڈاکٹر منظور حسین نے خطاب کیا ان مقررین نے پاکستان کے واحد نوبیل لاریٹ کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کی بے شمار عظیم الشان خوبیوں کو اجاگر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پروفیسر سلام کی طبیعات اور سارے بنی نوع انسان کی خدمت کی وجہ سے عالمی دانشور اور سیاسی حلقے ان کو بہت عزت دیتے تھے۔ ان کو تیسری دنیا میں سائنس کی ترقی کے ضمن میں سب سے بلند بانگ، مؤثر اور نامور ترجمان مانا جاتا تھا۔

اجلاس کے شرکاء نے محسوس کیا کہ پروفیسر سلام کی وفات پاکستان اور ترقی پذیر ممالک کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے کیونکہ وہ اپنے سب سے زیادہ گرامی نامی اور فصیح ترجمان سے محروم ہو گئے ہیں''

('ڈان' مورخہ 22 نومبر 1996ء)

## ڈاکٹر زکریا بٹ

گورنمنٹ کالج کے شعبہ ریاضیات کے صدر پروفیسر زکریا بٹ نے 'ڈان' کے نمائندہ کو بتایا کہ ڈاکٹر سلام کی ہمیشہ یہ خواہش اور کوشش تھی کہ وہ پاکستان اور تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ میں مدد کریں تا کہ وہ اپنے معاشی اور دیگر مسائل حل کر سکیں۔ پروفیسر بٹ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ یکے بعد دیگرے متعدد حکومتوں نے پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کے سلسلہ میں پروفیسر سلام، جنہوں نے یونیسکو، اقوام متحدہ اور اٹلی کی حکومت کی مدد سے 1964ء میں اٹلی کے شہر ٹریسٹے میں بین الاقوامی مرکز برائے طبیعات قائم کیا تھا نے دراصل سن ساٹھ کی دھائی میں اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ مرکز پاکستان میں بنانا چاہتے ہیں لیکن وہ ایوب خان کے وزیر خزانہ کی مخالفت کی وجہ سے ایسا نہ کر پائے''

('ڈان' (انگریزی) مورخہ 96-11-22)

## گورنمنٹ کالج لاہور کا اجلاس

''عالمی شہرت کے حامل نوبیل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر عبدالسلام کی وفات پر کالج انتظامیہ اور سٹاف کی طرف سے تعزیتی اجلاس میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر ڈاکٹر خالد آفتاب نے کہا کہ مرحوم سائنس کی دنیا میں ایک روشن مینار کی حیثیت رکھتے تھے اور ان کی وفات کے ساتھ ہی پوری دنیا ایک عظیم پاکستانی سائنسدان سے محروم ہو گئی ہے اور سائنس کی دنیا کا پاکستانی باب اختتام پذیر ہو گیا ہے''

اخباری رپورٹ کا آخری حصہ ان الفاظ پر اختتام پذیر ہوتا ہے:

آخر میں اجلاس کے شرکاء نے مرحوم کے پسماندگان سے دلی اظہار افسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو یہ صدمہ صبر و ہمت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے''۔

(روزنامہ 'مساوات' 96-11-22)

## ڈاکٹر سعید اختر درانی کا انٹرویو

'نوائے وقت' مورخہ 24 مارچ 2002ء کے صفحہ 5 پر ایک ممتاز پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر سعید اختر کا انٹرویو نمایاں طور پر شائع کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا:

(الف) ''انہوں نے برمنگھم یونیورسٹی سے پروفیسر آف فزکس کی حیثیت سے ریٹائر ہونے پر اپنی نہایت قیمتی لیبارٹری اور لائبریری قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کو عطیۂ دے دی ہے اور انہوں نے بتایا کہ پچھلے سال برمنگھم یونیورسٹی کے شعبہ فزکس نے اپنی تمام لائبریری بھی ان کی ہی تجویز پر قائداعظم یونیورسٹی کو بھجوا دی ہے............ یونیورسٹی کی لاکھوں کتابوں پر مشتمل لائبریری کو برمنگھم سے پاکستان منتقل کرنا بھی ایک بڑا کام تھا جس پر ٹرانسپورٹ کے بھاری اخراجات اٹلی میں ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کے قائم کردہ ادارے ٹریسٹے نے ادا کئے''

(ب) ''پروفیسر ڈاکٹر سعید اختر درانی نے کہا کہ ڈاکٹر عثمانی، ڈاکٹر عبدالسلام (مذہبی اختلاف کو بالکل ایک طرف رکھ دیں) اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کوششوں سے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن اور اے کیو لیبارٹری بہت طاقتور اور یکتا تنظیم بن گئے ہم سب کو بحیثیت پاکستانی ان تینوں کے علاوہ باقی تمام سائنسدانوں اور ماہرین کا بھی ممنون ہونا چاہئے''

('نوائے وقت' مورخہ 24 مارچ 2002ء)

ڈاکٹر سعید اختر صاحب کا ایک انٹرویو ''جنگ پبلی کیشنز'' کے ''اخبار جہاں'' میں شائع ہوا ہے۔ اس گفتگو میں ڈاکٹر صاحب پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کی شاندار کارکردگی کے سلسلہ میں چیئرمین کمیشن ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی اور صدر ایوب خان کے سائنسی مشیر ڈاکٹر عبدالسلام کو یوں خراج تحسین پیش کرتے ہیں:

''انہوں نے (ڈاکٹر آئی، ایچ عثمانی۔ ناقل) ہر شعبہ میں چار سو سے چھ سو سائنسدانوں کی تربیت کی۔ وہ تھے اور ڈاکٹر عبدالسلام تھے۔ یہ دو لوگ تھے۔ 1960ء کے عشرہ میں سلام صاحب مشورہ دیتے تھے اور عثمانی صاحب اس پر عمل کراتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو جرمنی، امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں تربیت دلوائی میں بھی ان دنوں اٹامک انرجی سنٹر لاہور کا ڈائریکٹر تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ جنہوں نے آج پاکستان کا ایٹم بم بنانے میں حصہ لیا ہے یہ اسی دور کے تربیت یافتہ تھے جیسے ثمر مبارک مند تھے''۔

(ہفت روزہ 'اخبار جہاں' 24 تا 30 اپریل 2002ء)

## سعدیہ سلیم کا مضمون

سعدیہ سلیم کا ایک دلچسپ اور مفید مضمون ''جنگ سنڈے میگزین عیدالفطر ایڈیشن'' 2002ء کے پورے صفحہ 23 پر بعنوان ''نوبیل پرائز'' ایک صدی سے افتخار کی علامت'' شائع ہوا ہے۔ اس کے کالم نمبر 2 میں تحریر ہے۔

''یوں تو عالمی سطح پر کئی طرح کے ایوارڈز اور انعامات دیئے جاتے ہیں مگر ان میں سب سے قیمتی اور قابل فخر ایوارڈ نوبیل پرائز کو سمجھا جاتا ہے''

## پاکستان کا قابل فخر فرزند

## ڈاکٹر عبدالسلام

متذکرہ بالا معلومات افزا اور مفصل مضمون کے آخری پیرے میں ڈاکٹر عبدالسلام کی لیاقت اور عظمت اور اس کے نتیجہ میں ملک کو حاصل ہونے والے افتخار اور اعزاز کا یوں تذکرہ کیا گیا ہے:

''پاکستان میں اب تک صرف ایک شخصیت کو نوبیل پرائز ملا ہے اور وہ شخصیت پاکستان کے عظیم اور قابل فخر فرزند ڈاکٹر عبدالسلام کی ہے۔ جنہوں نے 1979ء میں فزکس کے شعبے میں نوبیل پرائز حاصل کیا۔ درحقیقت نوبیل پرائز کا حصول صرف انعام یافتہ ی کے لئے نہیں بلکہ اس کے ملک وقوم کے لئے بھی باعث افتخار سمجھا جاتا ہے اس لئے کہ نوبیل پرائز عالمی سطح پر افراد کی اعلیٰ صلاحیتوں کا اعتراف ہے اور انعام یافتہ کے ملک کے لئے باعث اعزاز، اس لئے کہ اس ملک نے ایسا ہونہار فرزند پیدا کیا اور اس کی صلاحیتوں کی آبیاری کی، جس نے عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا اور اپنے ملک کا نام روشن کیا''

(جنگ 6 دسمبر 2002ء)

## فرحت اللہ بابر

دی نیشن انگریزی کے لکھاری مسٹر فرحت اللہ بابر کا ایک مفصل اور قیمتی مضمون اخبار کی 21 نومبر 2000ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ اس کے چند اقتباسات کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

''پاکستان کے نوبیل انعام یافتہ بلکہ درحقیقت مسلم دنیا کے پہلے نوبیل لاریٹ 21 نومبر 1996ء کو ایک طویل اور تکلیف دہ بیماری کے بعد 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ حقیقت یہ ہے کہ بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات ٹریسٹے (اٹلی) جس کو قائم کرنے میں پروفیسر سلام کا بڑا ہاتھ ہے اور جس کے وہ سالہا سال تک ڈائریکٹر رہے کے مقام پر ان کی پہلی برسی رقت آمیز طریقے سے منائی گئی۔ مرکز کے (نئے) ڈائریکٹر پروفیسر وساسوروتھس (Professor Visaso Rothus) نے ان الفاظ میں سلام کی یاد کو تازہ کیا ''آیئے عبدالسلام کی وفات کی پہلی برسی کے موقع پر ہم اس غیر معمولی انسان کی اعلیٰ صلاحیتوں کی یاد تازہ کریں اور اس مرکز کو، جس کی خاطر انہوں نے اپنی بے پناہ ذہانت اور طاقت کو وقف کئے رکھا، نیا نام ''عبدالسلام انٹرنیشنل مرکز برائے نظریاتی طبیعات'' دے کر ان کی یاد کی تکریم کریں''

اس کے بالمقابل ان کے آبائی وطن میں ان سے دوری اختیار کی گئی، انہیں نظر انداز کیا گیا اور بے اعتنائی برتی گئی۔ یہ تو زیادہ تر پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے

چیئرمین منیر احمد خان کی کوششیں تھیں جنہوں نے سلام کو اعزاز پیش کرنے کی بڑی محتاط طریقے سے سکیم بنائی جس کے نتیجہ میں سلام کو اپنے وطن میں حکومتی مہمان کے طور پر مدعو کیا گیا اور نشان امتیاز سے نوازا گیا“

## سیم اور تھور کے مسئلہ کا حل

مسٹر فرحت اللہ بابر اپنے متذکرہ مضمون میں آگے چل کر لکھتے ہیں:-

”صدر پاکستان کے سائنسی مشیر کے طور پر پروفیسر سلام نے 1961ء میں امریکی حکومت کی طرف سے ایک وفد کا بندوبست کیا جس میں ممتاز سائنسدان، ماہرین زراعت اور انجینئرز شامل تھے تاکہ وہ (پاکستان میں) سیم اور تھور کے مسائل کا گہرا جائزہ لے سکیں وفد نے زمینوں سے پانی کا نکاس کرنے اور تھور کو باہر نکال پھینکنے کی سکیم کی سفارش کی جس کے نتیجہ میں بہت ساری زمین واگزار ہوگئی۔

علاوہ ازیں انہوں نے (ڈاکٹر سلام نے) پاکستان کو خلائی دور میں پہنچا دیا۔ ان کی سفارش پر خلا اور بالائی فضائی تحقیق کے لئے 1961ء میں ایک کمیٹی قائم کی گئی۔ سلام اس کمیٹی (سپارکو) کے بانی چیئرمین مقرر ہوئے اب یہ کمیٹی ایک مکمل ادارہ بن چکی ہے۔ جو خلائی ٹیکنالوجی سے متعلق پروگرام کو عملی شکل دیتی ہے“

مضمون نگار نے یہ حقیقت بھی درج کی ہے:

”اگرچہ نوبیل انعام ملنے کے فوراً بعد اندرا گاندھی (سابق وزیراعظم بھارت) نے ڈاکٹر سلام کو ہندوستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی لیکن وہ پہلے پاکستان آئے۔ وہ ایک عظیم محب وطن تھے اور انہوں نے برطانوی یا اطالوی شہریت کی پیشکش کو قبول نہیں کیا۔ ان کا زبردست جذبہ و شوق یہ تھا کہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے ذریعہ پاکستان اور پوری تیسری دنیا کی ترقی و فروغ دیکھ سکیں۔ پاکستان میں تو نہیں لیکن بہت سے دوسرے ملکوں میں ان کی بہت توصیف و توقیر کی جاتی تھی“

(”دی نیشن“ مورخہ 21 نومبر 2000ء)

## ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین

”ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین“ رپورٹ مطبوعہ ”ڈان“ سے اقتباس پیش ہے۔

(الف) ”لاہور میں 20 نومبر کو منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں مقررین نے نوبیل لاریٹ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا لیکن اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ انہیں خود اپنے ملک میں کماحقہ، شناخت نہیں دی گئی“

(ب) ”پنجاب کے وزیر تعلیم اختر سعید نے کہا کہ پروفیسر سلام نے انتہائی محبت، وارفتگی اور اپنے آپ کو مطالعہ کے لئے وقف کر دینے سے یہ امتیازی حیثیت حاصل کی تھی“

(ج) ”اسلام آباد یونیورسٹی کے پروفیسر ہود بھائی نے اس موقعہ کو یاد کیا کہ کس طرح وہ عظیم سائنسدان (ڈاکٹر عبدالسلام) اس وقت سخت مایوس ہو گئے جب اس وقت کی وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے نوبیل لاریٹ کی جانب سے بار بار درخواست کے باوجود ان سے ملاقات نہ کی حالانکہ وہ وطن عزیز میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے ان سے اپنی تجاویز اور سکیم کے بارہ میں گفتگو کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف بے نظیر بلکہ ملک کے تقریباً سبھی حکمرانوں نے دنیا کے اس عظیم سائنسدان سے بے اعتنائی کا سلوک روا رکھا“ (ڈان، مورخہ 21 نومبر 2000ء)

جناب رسول بخش بہرام ”روزنامہ پاکستان“ کی 2 دسمبر 2002ء کی اشاعت میں بعنوان ”حدود وقت سے آگے نکل گیا کوئی“ تحریر کرتے ہیں:

”دنیائے سائنس کے اس نامور شہسوار کو تمام عالمی دنیا نے اپنے ممالک کی ”نیشنیلٹی“ دینے کے لئے جتن کئے مگر اس نے وطن عزیز کے ”سبز پاسپورٹ“ کو نہ صرف زندگی کی آخری سانسوں تک سینے سے لگائے رکھا، بلکہ 21 نومبر 1996ء میں جنوبی پنجاب کے ایک چھوٹے سے شہر کی شورزدہ مٹی میں ابدی نیند جا سویا۔

بیسویں صدی کے عظیم سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کی چھٹی برسی کے موقع پر وطن عزیز کی مشہور سائنسی تنظیم ”پاکستان فزیکل سوسائٹی“ نے سلام چیئر اور شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں ایک سائنسی سیمینار کا اہتمام کیا جس میں نامور سائنسدانوں نے مرحوم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے علاوہ ان کے تحقیقی کاموں اور تیسری دنیا کے لئے انکی سائنسی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سیمینار میں ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں ایک تصویری نمائش کے ساتھ ساتھ ان کے تحقیقی کارناموں اور 1979ء میں دو امریکی سائنسدانوں کے ساتھ سویڈن میں ”نوبیل پرائز“ حاصل کرنے کی ڈاکومینٹری فلمیں بھی دکھائی گئیں۔ جنہیں ناظرین، جن میں مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کے طلباء و طالبات کی اچھی خاصی تعداد موجود تھی، نے بہت سراہا۔ ڈاکومینٹری فلم میں جب ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستانی سائنسدان کہہ کر بلایا گیا تو ناظرین جوش و جذبہ سے تالیوں کی گونج میں احتراماً کھڑے ہو گئے اور خوشی و فخر کا اظہار کیا۔

سیمینار میں قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں قائم بین الاقوامی طرز کے ”نیشنل سنٹر فار فزکس“ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ریاض الدین نے کائنات کی ابتدائی تشکیل کے تناظر میں ڈاکٹر عبدالسلام کے تحقیقی کام کی اہمیت کے بارے میں پرمغز مقالہ پیش کیا۔ سالڈ سٹیٹ فزکس، پنجاب یونیورسٹی لاہور کے ڈاکٹر طارق عبداللہ نے ڈاکٹر عبدالسلام کے اس تحقیقی کام پر مفصل روشنی ڈالی جس پر انہیں 1979ء میں ”نوبیل پرائز“ سے نوازا گیا۔ شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر انیس عالم نے تیسری دنیا کے لئے تعلیم اور سائنسی تحقیق کی خدمات پر ڈاکٹر عبدالسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔ شعبہ طبیعات گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر اختر شاہد نے ”پروفیسر عبدالسلام اور میرے احساسات“ کے عنوان سے مرحوم کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے گلہ کیا کہ ہم انہیں وہ احترام نہیں دے سکے جو ان کا حق تھا۔ آخر میں نامور سائنسدان اور سلام چیئر گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے کیمبرج یونیورسٹی لندن میں پی، ایچ، ڈی کے سابق طالب علم پروفیسر ڈاکٹر غلام مرتضیٰ نے ڈاکٹر عبدالسلام کے حالات زندگی اور ان کے 1964ء میں اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں قائم کردہ ”عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر برائے نظریاتی طبیعات“ کی خدمات پر مقالہ پیش کیا۔ پروفیسر عبدالسلام اس سنٹر کے 1964ء سے 1993ء تک ڈائریکٹر رہے۔ بین الاقوامی طرز کے اس سنٹر میں اب تک 170 ممالک سے 70 ہزار سے زائد سائنسدان پہنچ کر اپنی علمی پیاس بجھا چکے ہیں۔ اس سنٹر میں سالانہ تقریباً 400 سے زائد سائنسدان دنیا کے کونے کونے سے آتے ہیں اور اپنی تحقیقی مشکلات کا حل تلاش کرتے ہیں“

آگے چل کر لکھتے ہیں:-

”اس اہم سائنسی سیمینار کے حوالے سے اہم نکات کی طرف ارباب اختیار کی توجہ مبذول کرانا ضروری محسوس ہوتا ہے..... اس سیمینار میں یونیورسٹی اور کالجوں سے طلبہ و طالبات کی ایک اچھی خاصی تعداد شریک ہوئی جن کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ اس طرح کی سائنسی سرگرمیوں کا فروغ معاشرے کو سائنس و ٹیکنالوجی کے علاوہ دوسرے جدید علوم سے ہمکنار کرنے کے لئے ضروری ہے۔ جن ممالک میں تعلیمی و تحقیقی سرگرمیاں عروج پر ہوتی ہیں، انہی سے وابستہ سائنسدانوں کو ہر سال سائنس کے مختلف شعبوں میں ان کی لازوال خدمات کے اعتراف کے طور پر ”نوبیل پرائز“ سے نوازا جاتا ہے اور نوبیل پرائز حاصل کرنے والے بلاشبہ اس ملک کے حقیقی ہیرو ہوا کرتے ہیں“

(روزنامہ ”پاکستان“ لاہور مورخہ 2 دسمبر 2002ء ص 4)

قارئین کرام! غور فرمایئے قومی پریس میں شائع شدہ کتنے ہی مضامین اور اداریوں میں ایک طرف ڈاکٹر سلام صاحب کی حیرت انگیز محنت، ذہانت اور محب الوطنی کا کھلے دل سے اعتراف کیا گیا ہے اور ان کی وطن عزیز، اسلامی دنیا اور ساری تیسری دنیا کے لئے عظیم الشان خدمات اور انمٹ و انمول جذبۂ خدمت کا کھل کر تذکرہ کیا گیا ہے لیکن دوسری طرف ان سارے مضامین میں یہ حد درجہ افسوسناک حقیقت بھی بیان کی گئی ہے کہ ڈاکٹر سلام صاحب کے جذبۂ خدمت کی قدر دانی نہیں کی گئی جیسا کہ ان کا حق تھا بلکہ ان کو مختلف اوقات میں بددل اور مایوس کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی۔ یہ تو ان کا جذبۂ صادق تھا کہ وہ آخر وقت تک پاکستان، عالم اسلام اور پوری تیسری دنیا کی خیر خواہی کے لئے آرزو مند اور کوشاں رہے۔

## آخر کچھ احساس زیاں ہونے لگا

یہ بات کافی حد تک خوش آئند ہے کہ خرابی بسیار کے بعد اب ہمارے مدبرین کو کچھ احساس زیاں ہونے لگا ہے اور اس طرح کے بیانات سامنے آنے لگے ہیں کہ ملکی ترقی کا راز تعلیم، سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ میں ہے۔ گویا ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم کا ملی اور قومی درد آخر رنگ لانے لگا ہے۔ کاش کہ یہ جو احساس زیاں بیدار ہوا ہے وہ جذبہ خلوص کے ساتھ عمل میں ڈھلنے لگے اور ہمارا ملک صحیح خطوط پر ترقی کرنے لگے۔ ڈاکٹر عبدالسلام نے ملک و ملت پر سائنس اور ٹیکنالوجی کی جو اہمیت واضح کرنے کی کوشش عمر بھر جاری رکھی اور اس کی طرف سے بے توجہی برتنے پر جن خدشات اور نقصانات کا اظہار کیا وہی بات ان کی وفات کے بعد اب ارباب اختیار و دانش پرزور طریقے سے واضح کر رہے ہیں۔ صدر جنرل مشرف اور معروف سائنسدان ڈاکٹر عطاء الرحمن کے بیانات نمونہ کے طور پر پیش ہیں۔

سابق وفاقی وزیر سائنس و ٹیکنالوجی ڈاکٹر عطاء الرحمن کا ایک اعلان 15 اپریل 2001ء کے اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ روزنامہ 'نوائے وقت' میں سے اس کی دو نمایاں سرخیاں درج کی جاتی ہیں:

”اچھا پراجیکٹ تیار کرنے والے سائنسدان کو ایک لاکھ روپے الاؤنس دیا جائے گا“

”جو ملک ٹیکنالوجی کے میدان میں زیادہ محنت کرے گا اس کی فنی سرحدیں وسیع ہوتی جائیں گی۔ ماضی کی حکومتوں نے مجرمانہ غفلت کی“

('نوائے وقت' 15 اپریل 2001ء)

صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف کا کاسٹیک کی جنرل اسمبلی سے خطاب:

”صدر مملکت نے کہا کہ اگر ہم آئینے میں اپنا عکس دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہم (مسلمان) آج دنیا بھر میں ناخواندہ ترین، غریب ترین، پسماندہ ترین اور صحت سمیت اقتصادی، معاشی اور سماجی شعبوں میں پیچھے کیوں ہیں؟ ہم انسانوں کی ترقی کی دوڑ میں سب سے آخر میں ہیں ہمارے آپس کے اختلافات اپنی جگہ پر بدستور قائم ہیں اور بیرونی دنیا میں ہم دہشت گرد تصور کئے جاتے ہیں بلاشبہ مسلم امہ دنیا بھر میں توانائی کے ستر فیصد وسائل کی حامل ہے لیکن اس کے باوجود پوری مسلم امہ کی مجموعی قومی پیداوار (جی ڈی پی) بارہ سو ارب ڈالر ہے جب کہ اس کے برعکس صرف جاپان کی جی ڈی پی کا حجم پانچ ہزار ارب ڈالر کے لگ بھگ ہے اور جرمنی کا نمبر اس کے بعد ہے۔ یہ بدقسمتی کا مقام ہے کہ ہمارے چھپن ممالک کی جی ڈی پی کے مقابلے میں صرف ایک ترقی یافتہ ملک کی مجموعی قومی پیداوار پانچ گنا زیادہ ہے“

('نوائے وقت' مورخہ 17 فروری 2002ء)

اللہ کرے کہ ہمارے عمائدین نے سائنس اور ٹیکنالوجی کے بارہ میں جو اظہار تشویش کیا ہے وہ اب مثبت طور پر عمل میں ڈھل جائے تاکہ ڈاکٹر عبدالسلام کی عمر بھر کی کاوشوں اور ارمانوں کی خوش کام تعبیر ظاہر ہونے لگے۔

غالب کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

منصور احمد غازی صاحب

# چوہدری فیروز احمد ہنجراء صاحب

میرے والد چوہدری فیروز احمد ہنجرا صاحب موضع مدھریانوالا تحصیل وضلع گوجرانوالہ میں تقریباً 1905ء میں پیدا ہوئے۔ ابھی اڑھائی سال کے تھے کہ والد قطب الدین صاحب طاعون کی بیماری سے فوت ہو گئے۔ یتیم ہونے کے بعد دادی انہیں اپنے گاؤں کوٹ گوندل تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ لے آئیں۔ اس کے بعد دادی کا عقد ثانی چوہدری شاہ محمد باجوہ صاحب آف داتہ زید کا سے ہوا۔ ننھیال گاؤں کے نمبردار تھے۔ وہ سب احمدی ہو گئے دودھیال گھر بھی نمبردار تھے لیکن وہ اہل سنت سے تعلق رکھتے تھے۔ داتہ زید کا گاؤں کی اکثریت نے احمدیت قبول کی۔ آپ نے اپنا بچپن اپنے دوسرے والد چوہدری شاہ محمد باجوہ صاحب کے زیر سایہ گزارا جو کہ بہت پیار کرتے تھے۔

پرائمری تعلیم گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں مکمل کی۔ والد صاحب بتاتے کہ جب وہ اپنے گاؤں مدھریانوالا جاتے تو وہاں پر احمدیت پر بحث چھڑ جاتی تو والد صاحب سوچتے کہ کب تک مولوی صاحب سے پوچھ کر جواب دوں گا اس لئے انہوں نے حضرت سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں کی شاگردی اختیار کی جو کہ عربی صرف ونحو کے عالم تھے قرآن و حدیث اچھی طرح جانتے تھے۔ ان کے استاد حضرت مولوی عبداللہ صاحب آف کھیوہ باجوہ تھے۔ والد صاحب آدھی رات کے بعد گھوڑی پر سوار ہو کر داتہ زید کا سے تقریباً دو میل دور گھٹیالیاں جاتے وہاں تہجد پڑھتے دعا کرتے پھر بعد نماز فجر قرآن و حدیث کا درس لیتے۔ یہ روز کا معمول تھا۔ گھر میں خوشحالی تھی اس لئے روزگار کا فکر نہ تھا اس طرح سات سال گزارے۔ مناظرہ میں حصہ لیتے یا مرکز قادیان سے آنے والے عالم کی دینی کتب کے حوالہ جات میں مدد فرماتے۔ مولانا سید احمد علی شاہ صاحب بھی دینی مہمات میں ساتھ ہوتے۔ شاہ صاحب کے ساتھ بہت دوستی تھی۔

آپ اپنی جوانی میں دو دفعہ پیدل قافلوں کے ساتھ قادیان کے جلسہ سالانہ پر گئے۔ ساری زندگی دعوت الی اللہ کی دھن لگی رہی ان کی وجہ سے کئی غیر از جماعت سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1935ء کے قریب سندھ نصرت آباد اسٹیٹ آئے وہاں پر چوہدری محمد اکرم کاہلوں صاحب مرحوم اور چوہدری رشید احمد کاہلوں صاحب کے کہنے پر رک گئے۔ نصرت آباد اسٹیٹ اس وقت 5000 ایکڑ پر مشتمل تھی۔ ماموں مرحوم محمد اکرم کے کہنے پر زمین کے بندوبست میں لگ گئے

ان دنوں چوری ڈاکہ کی وارداتیں عروج پر تھیں جس کے سدباب کے لئے والد صاحب خصوصی طور پر انچارج تھے۔ والد صاحب نے شب و روز محنت کر کے اسٹیٹ کا نقصان بند کیا اور جماعتی رعب و دبدبہ اور عزت و ناموس کو برقرار رکھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دوران دورہ سندھ ابا جان مرحوم کا اصل نام اللہ لوک سے تبدیل کر کے فیروز احمد رکھا۔

تقریباً 1945ء کے قریب

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب مرحوم کے ہاں بحیثیت مینیجر کام کیا اس کے بعد چوہدری رشید احمد مرحوم نے انہیں ظفر آباد اسٹیٹ نزد محمود آباد مینیجر مقرر کیا۔ فارم فروخت ہونے کے بعد 1951ء میں واپس داتہ زید کا چلے گئے بعد میں قلعہ کالروالا میں رہائش اختیار کی اور کپڑے کی بڑی دوکان کھولی۔ 1956ء میں واپس سانگھڑ میں پھر 1961ء میں ٹنڈو باگو ضلع بدین میں تقریباً 300 ایکڑ زمین خریدی پھر تاحیات وہیں کے ہو رہے۔ 30 جون 2000ء شام قضائے الٰہی سے فوت ہوئے۔ یکم جولائی 2000ء کو مربی سلسلہ بدین نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد نے شرکت کی۔ بعد وفات احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت کا تعزیت کرنے کے لئے تانتا بندھا رہا۔

2001ء میں ہماری والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ بھی وفات پا گئیں۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں:۔

چوہدری مسعود احمد صاحب، چوہدری منصور احمد غازی حال کراچی، چوہدری نصیر احمد، چوہدری ناصر احمد، ناصرہ بیگم زوجہ مشتاق احمد بجہ صاحب حال کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ خالدہ پروین زوجہ خالد محمود حال ٹنڈو اللہ یار ضلع حیدرآباد۔ منورہ زوجہ محمد اسلم حال ٹنڈو باگو۔

قارئین الفضل سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں احمدیت کی شمع بلند کرنے کے لئے صالح اعمال کی توفیق دے۔ آمین

# وصایا

## ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

**مسل نمبر 35084** میں مقصود احمد گل ولد غلام علی گل قوم جٹ پیشہ ریٹائرڈ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ج ر ب/287 پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی رقبہ 30 کنال واقع چک 287 ر ج۔ ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/500000 روپے۔ 2۔ مکان واقع چک نمبر 287 ر ج۔ ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مالیتی -/550000 روپے۔ 3۔ ایک عدد کار مالیتی -/360000 روپے۔ 4۔ زر نقد -/550000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5353 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/11000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد گل ولد غلام علی گل چک نمبر 287 ر ج۔ ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ ولد محمد بخش چک نمبر 287 ر ج۔ ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر 2 شفیق الرحمٰن ولد مقبول احمد چک نمبر 287 ر ج۔ ب پلاثور ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

**مسل نمبر 35085** میں مظہر اقبال ولد عبدالغنی قوم جاٹ پیشہ واقف زندگی عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وقف جدید ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زرعی اراضی رقبہ 48 ایکڑ واقع چک نمبر 24 ضلع سانگھڑ مالیتی -/2400000 روپے۔ 2۔ ایک عدد فلیٹ رقبہ 900 مربع فٹ واقع ڈیفنس کراچی مالیتی -/750000 روپے۔ 3۔ کار کرولا مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4328 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/106000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا نمبر 2، 1 ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مظہر اقبال ولد عبدالغنی وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد چوہدری وصیت نمبر 25188 گواہ شد نمبر 2 سید طاہر محمود ماجد ولد سید غلام احمد نثار کوارٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

**مسل نمبر 35086** میں شمیم احمد نیر ولد عبدالباقی بھٹی قوم راجپوت بھٹی پیشہ مربی سلسلہ عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 25-3-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3520 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شمیم احمد نیر ولد عبدالباقی بھٹی گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 اکرام اللہ بھٹی وصیت نمبر 27313 گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد بھٹی وصیت نمبر 29264

**مسل نمبر 35093** میں شاہینہ نصیر بنت خالد محمود قوم وڑائچ پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-3-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد محترم مکان برقبہ 5 مرلے واقع دارالفتوح ربوہ میں شرعی حصہ۔ 2۔ طلائی انگوٹھی وزن 7 ماشے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو

باقی صفحہ 7 پر

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات امیر / صدر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

## ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے ویکسین

مورخہ 12 اگست 2003ء بروز منگل ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے فضل عمر ہسپتال میں ویکسین لگائی جارہی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے سال اگست 2002ء کو جن احباب نے ویکسین کروائی تھی اس کا Booster Dose (آخری ٹیکہ) بھی لگایا جارہا ہے۔ اگر یہ نہ لگایا گیا تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔

احباب وخواتین استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

## نکاح و تقریب رخصتانہ

مکرم دین محمد صاحب شاہد تحریر کرتے ہیں میری بیٹی مکرمہ ریحانہ قدسیہ صاحبہ کا اعلان نکاح مکرم اظہر مصطفیٰ صاحب ابن مکرم محمد انور خاں صاحب ریس کورس روڈ لاہور کے ساتھ مبلغ دو لاکھ روپے حق مہر پر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی سلسلہ ضلع لاہور نے مورخہ 25 جولائی 2003ء کو دارالذکر لاہور میں نماز جمعہ سے قبل کیا۔

تقریب رخصتانہ Four Seasons Banquet Hall فاطمہ جناح روڈ لاہور میں مورخہ 26 جولائی 2003ء 9 بجے شب منعقد ہوئی خاکسار نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے بھی اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے

## داخلہ دارالاکرام ہوسٹل ربوہ

دارالاکرام احمدیہ ہوسٹل ربوہ میں چند سیٹوں پر داخلہ کیا جانا مقصود ہے۔ ان تمام والدین سے جو اپنے بچوں (طلباء) کی مرکز سلسلہ کے بہترین دینی ماحول میں تعلیم وتربیت کرنا چاہتے ہوں درخواست ہے کہ وہ بچوں کے تعلیمی ادارہ جات کھلنے سے کم از کم ایک ہفتہ قبل نظارت تعلیم سے مطبوعہ داخلہ فارم حاصل کر کے ضروری تصدیقات مکمل کروالیں اور نظارت میں جمع کروادیں۔ تاکہ تعلیمی ادارہ جات کھلنے سے پہلے تمام کارروائی مکمل ہو سکے۔ اور کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(نظارت تعلیم)

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد اقبال جٹ صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی خوشدامن مکرمہ کرم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب (مرحوم) مورخہ 29 جولائی 2003ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 75 سال تھی۔ اسی روز بعد از نماز عصر مکرم ظفر اللہ خان صاحب طاہر استاد جامعہ احمدیہ نے ڈاور میں نماز جنازہ پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد انہوں نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم عبدالستار خان صاحب لکھتے ہیں مکرم محمد طارق صفدر صاحب دارالنصر غربی ب حلقہ منعم کو چنیوٹ جاتے ہوئے ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ایک گھٹنے کی ہڈی اور پسلی کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

## دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل مکرم محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) صاحب کو جماعتی دورہ پر بطور نمائندہ الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع فیصل آباد کے لئے بھجوا رہا ہے۔

☆ توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں نئے خریدار بنانا۔

☆ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

☆ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

امراء۔ صدران۔ مربیان و معلمین سلسلہ وجملہ احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ صفحہ 6

اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی/اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شاہینہ نصیر بنت خالد محمود دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 ظفر اقبال ولد صوبیدار محمد شریف دارالفتوح غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہد ولد ماسٹر محمد انور دارالفتوح ربوہ۔

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### سوموار 11 اگست 2003ء

| | |
|---|---|
| 12.15 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 12-50 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 2-20 a.m | الزامات کے جواب |
| 3-20 a.m | سفر ہم نے کیا |
| 4-05 a.m | تلاوت، درس ملفوظات، خبریں |
| 5-00 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 5-30 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-30 a.m | روحانی خزائن کوئز پروگرام |
| 7-05 a.m | علمی خطبات |
| 7-45 a.m | سفر ہم نے کیا۔ |
| 8-20 a.m | درس ملفوظات |
| 8-35 a.m | اردو تقریر |
| 9-00 a.m | فرانسیسی پروگرام |
| 10-05 a.m | تلاوت۔ عالمی خبریں |
| 10-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 11-35 a.m | چائنیز سیکھیے |
| 12-00 a.m | چائنیز پروگرام |
| 12-45 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 1-40 p.m | کوئز خطبات امام |
| 2-15 p.m | انڈونیشین سروس |
| 3-15 p.m | سفر ہم نے کیا۔ |
| 4-05 p.m | تلاوت، درس ملفوظات، خبریں |
| 5-00 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-00 p.m | بنگالی سروس |
| 7-05 p.m | فرانسیسی پروگرام |
| 8-05 p.m | فرانسیسی سروس |
| 9-05 p.m | جرمن سروس |
| 10-10 p.m | لقاء مع العرب |

### منگل 12 اگست 2003ء

| | |
|---|---|
| 11-10 p.m | عربی سروس |
| 12-15 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 12-30 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 2-00 a.m | روحانی خزائن کوئز پروگرام |
| 2-50 a.m | فرانسیسی سروس |
| 4-05 a.m | تلاوت، انصار سلطان القلم۔ خبریں |
| 5-00 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 5-25 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-35 a.m | طب کی باتیں |
| 7-15 a.m | مریخ سیارہ |
| 8-15 a.m | لجنہ میگزین |
| 9-00 a.m | ملاقات (اردو) |
| 10-05 a.m | تلاوت، عالمی خبریں |
| 10-35 a.m | لقاء مع العرب |
| 11-40 a.m | سفر ہم نے کیا |
| 12-05 p.m | لجنہ میگزین |
| 12-55 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 2-15 p.m | انڈونیشین سروس |
| 3-15 p.m | طب کی باتیں |
| 4-05 p.m | تلاوت، انصار سلطان القلم خبریں |
| 4-50 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-00 p.m | بنگالی سروس |
| 7-05 p.m | ملاقات (اردو) |
| 8-00 p.m | فرانسیسی سروس |
| 9-00 p.m | جرمن سروس |
| 10-05 p.m | لقاء مع العرب |
| 11-10 p.m | عربی سروس |

### بدھ 13 اگست 2003ء

| | |
|---|---|
| 12-10 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 12-45 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 1-55 a.m | دستاویزی پروگرام |
| 2-45 a.m | ملاقات (اردو) |
| 4-05 a.m | تلاوت، ہماری تعلیم، خبریں |
| 4-55 a.m | چلڈرنز کارنر |
| 5-25 a.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-30 a.m | ہماری کائنات |
| 7-10 a.m | تقریر |
| 7-40 a.m | سفر بذریعہ ایم ٹی اے |
| 8-10 a.m | سیرت وسوانح صحابہ رسولؐ |
| 9-00 a.m | خطبہ جمعہ (5 مئی 1989ء) |
| 10-00 a.m | تلاوت، عالمی خبریں |
| 10-30 a.m | لقاء مع العرب |
| 11-30 a.m | سواحیلی سروس |
| 12-25 p.m | دستاویزی پروگرام |
| 12-45 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 1-45 p.m | سفر بذریعہ ایم ٹی اے |
| 2-15 p.m | انڈونیشین سروس |
| 3-15 p.m | تقریر |
| 4-05 p.m | تلاوت، ہماری تعلیم خبریں |
| 5-00 p.m | مجلس سوال وجواب (انگلش) |
| 6-10 p.m | بنگالی سروس |
| 7-10 p.m | خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ) |
| 8-10 p.m | فرانسیسی سروس |
| 9-00 p.m | جرمن سروس |
| 10-00 p.m | لقاء مع العرب |
| 11-00 p.m | عربی سروس |

**Jasmine Guest Houses Islamabad**
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE.#6.St#54.F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
Jasmine LODGE 2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

# خبریں

**ربوہ میں طلوع وغروب**

| | | | |
|---|---|---|---|
| سوموار | 11۔اگست | زوال آفتاب | 12-13 |
| سوموار | 11۔اگست | غروب آفتاب | 6-59 |
| منگل | 12۔اگست | طلوع فجر | 3-59 |
| منگل | 12۔اگست | طلوع آفتاب | 5-28 |

## مجلس عمل پیشرفت نہیں کر رہی مسلم لیگ ق

کے صدر نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ مذاکرات میں اصولی فیصلہ ہونے تک آئینی ڈرافٹ کی تیاری ممکن نہیں۔ مجلس عمل کی طرف سے کہنا کہ مذاکرات میں پیشرفت نہیں ہو رہی درست ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پیشرفت مجلس عمل کی طرف سے نہیں ہو رہی۔

## پاکستان کی اقتصادی ترقی بہترین رہی

عالمی بینک نے کہا ہے کہ پچھلے تین سال کے دوران پاکستان نے بہترین اقتصادی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے اقتصادی اصلاحات پر عملدرآمد کی رفتار یہی رہی تو پاکستانی معیشت کی شرح نمو 7 سے 8 فیصد تک ہو جائے گی۔ اور پاکستان کیلئے قرضوں کا حجم ایک ارب ڈالر کر دیں گے۔ یہ بات عالمی بینک کے نائب صدر نے اسلام آباد میں وفاقی وزیر خزانہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہی۔

## 40 مولویوں کے افغانستان داخلے پر پابندی

حکومت نے جماعت اسلامی کے امیر سمیت پاکستان کے تقریباً 40 مولویوں کے افغانستان میں داخلے پر پابندی عائد کرتے ہوئے ان کی فہرست جاری کر دی ہے روزنامہ پاکستان 9۔اگست 2003ء کی رپورٹ کے مطابق افغانستان کی حکومت نے طالبان کے حامی پاکستانی سیاسی و مذہبی افراد کی مکمل حوصلہ شکنی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں افغانستان کے پاکستان میں سفارتخانوں کو انہیں ویزے نہ جاری کرنے کی ہدایت کی ہے۔ پابندی کی زد میں آنے والوں میں نورانی، فضل الرحمن، قاضی، سمیع الحق، لیاقت بلوچ، سلیمان بٹ، پروفیسر ابراہیم، ساجد میر وغیرہ سمیت اکثر مجلس عمل کے اراکین پارلیمنٹ ہیں۔

## پنجاب میں سیلاب زدہ علاقوں کا آبیانہ اور زرعی ٹیکس معاف

وزیراعلیٰ پنجاب نے حالیہ سیلاب سے متاثر ہونے والے پسرور کے ایک سو دیہات کو آفت زدہ قرار دیتے ہوئے یہاں کے رہائشی زمینداروں اور کسانوں کے زرعی ٹیکس، آبیانہ معاف کرنے اور زرعی قرضے ایک سال کیلئے مؤخر کرنے کا اعلان کیا ہے۔

## سرحد اور بلوچستان کالاباغ ڈیم کی تعمیر پر راضی ہو گئے

انڈس ریور اتھارٹی (ارسا) بلوچستان اور سرحد نے کالاباغ ڈیم اور بھاشا ڈیم کے حوالے سے پنجاب کی حمایت کر دی ہے جبکہ سندھ نے قرار دیا ہے کہ نئے ڈیم بنانے سے پہلے پانی کی فراہمی دیکھی

جائے تاکہ بعد میں سٹوریج کا مسئلہ کھڑا نہ ہو۔

## دہشت گردی کے خلاف امریکہ بھارت اتفاق

دہشت گردی کے خلاف امریکہ اور بھارت نے تعاون پر اتفاق کیا ہے۔ امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ اور بھارتی سیکرٹری دفاع نے واشنگٹن میں مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ عالمی دہشت گردی، ریاستی پشت پناہی سے ہونے والی دہشت گردی اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا پھیلاؤ عالمی امن اور سلامتی کیلئے بنیادی خطرات ہیں۔ امریکہ اور بھارت ان نئے خطرات سے نمٹنے کیلئے مشترکہ کوششیں کریں گے۔

## اردنی سفارتخانے میں بم دھماکہ

امریکہ نے بغداد میں اردنی سفارتخانے کے باہر بم دھماکے کا شبہ تنظیم انصار الاسلام پر کیا ہے پینٹاگون نے کہا ہے کہ انصار الاسلام کا تعلق القاعدہ سے ہے۔ ہم تحقیق کر رہے ہیں کہ کون ان کی مدد کرتا ہے۔

## برطانوی جیلوں میں 353 پاکستانی

برطانیہ کی مختلف جیلوں میں 353 پاکستانی قیدی ہیں جبکہ مجموعی طور پر ان جیلوں میں 7400 غیر ملکی پابند سلاسل ہیں۔ جن میں 209 بھارتی شامل ہیں۔

## عراق پر حملے کا جواز

امریکی سابق نائب صدر الگور نے صدر جارج بش کی حکومت، عراق پر فوج کشی سمیت تمام پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عراق پر حملے کا کوئی جواز نہ تھا۔ اس سے دہشت گردی کے خلاف مہم کو نقصان پہنچا۔ 11 ستمبر کے حملوں کا بدلہ لینے کا یہ طریق درست نہیں۔ القاعدہ کا خطرہ بدستور جاری رہے گا۔

## بھارت میں شدید گرمی

بھارت میں شدید بارش اور سیلاب کے باعث 23۔ افراد ہلاک اور 40 شدید زخمی ہو گئے ہیں سینکڑوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں کئی مکان، گاڑیاں اور دیگر اشیاء پانی میں بہہ گئی ہیں۔

## یورپ میں شدید گرمی

یورپ ان دنوں شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے۔ لندن میں درجہ حرارت 35 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ گیا۔ پورے یورپ میں اب تک 37 لوگ گرمی کی شدت اور جنگلات کی آگ کی نذر ہو کر لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ قریباً ایک لاکھ جانور جن میں زیادہ تر مرغیاں ہیں گرمی کا شکار ہو گئی ہیں۔

## کانگو میں 11 قتل

کانگو میں برطانوی عیسائی ادارے کے 11۔ امدادی کارکنوں کو قتل کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے حکام کے مطابق ان کارکنوں کو گزشتہ ماہ اغوا کیا گیا تھا بعد ازاں انہیں ذبح کر دیا گیا ہے۔ یہ سب کارکن جمہوریہ کانگو کے ہی تھے۔ اقوام متحدہ کے ترجمان نے ان ہلاکتوں کی شدید مذمت کی ہے۔

## صدر ضیاء الحق نے اسرائیل سے اسلحہ حاصل کیا تھا

لاہور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ انڈیپنڈنٹ نے اپنی تازہ اشاعت میں دعویٰ کیا ہے کہ سابق سوویت یونین کے خلاف جہاد افغانستان کے دوران صدر جنرل ضیاء الحق نے اسرائیل سے اسلحہ اور دیگر امداد وتعاون حاصل کیا تھا۔ جریدہ کے مطابق بلے بوائے رکن کانگرس چارلی ولسن اس سلسلے میں ضیاء الحق کے زبردست مددگار ثابت ہوئے۔ ان سے تعلقات ایک یہودی عورت جون ہیرنگ کے ذریعہ استوار ہوئے جو صدر کی بہت مقرب بن گئی اور وہ اس کی فون کال پر کابینہ کا اجلاس چھوڑ کر چلے جاتے تھے۔

(روزنامہ خبریں 9۔اگست 2003ء)

## 49 ہزار منشیات کے عادی

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق افغانستان کے دارالحکومت میں کم از کم چوبیس ہزار افراد چرس کے عادی ہیں۔ گیارہ ہزار افیون کے جبکہ سات ہزار ہیروئن کے نشے میں مبتلا ہیں۔


**کوٹھی کرایہ کیلئے خالی ہے**

کوٹھی برقبہ دو کنال، تین عدد بیڈ روم ڈرائنگ ڈائننگ، کچن، دو عدد سٹور دو برآمدے، گیراج دونوں اطراف کھلے لان واقع 6/5 دارالصدر غربی ربوہ کرایہ پر دینا مطلوب ہے۔

رابطہ فون نمبر: 04524-211537

**زاہد اسٹیٹ ایجنسی**

لاہور۔ اسلام آباد۔ کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 042-5415592 - 7441210

موبائل نمبر 0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

For Genuine TOYOTA Parts

AL-FURQAN

MOTORS PVT LIMITED

Ph:
021-7724606
7724609

47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

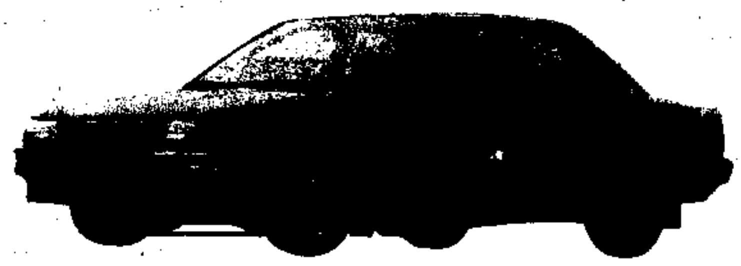

TOYOTA, DAIHATSU

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

فون نمبر 021-7724606
7724609

47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29